اینجانب

ترقی دو گے عالم میں قد و قامت کی شہرت کو
نکلوا دو گے کیا دونوں جہاں سے تم قیامت کو

حضرت دنیا کے لوگ بھی عجیب الخلقت ہیں اور غریب الجثہ اور اب سے پہلے تو اور بھی بڑی گھر گرست کے ہوتے تھے - اُن لوگوں کی عمریں تو عمریں قد - پسلیاں - اُنگلیاں - داڑھ - دانت - زیادہ اور دراز ہوتے تھے - عوج بن عوق - راون - میگناتھ کی ہیئت کذائی کو دیکھئے جسکو دیکھو باون گز کے پیٹے ہی میں تھا - اور دولت کم ہوا کرتی تھی - یہ جو پنج ہزاری ہفت ہزاری - بیس ہزاری خاص خاص لوگ سُنے گئے ہیں - وہ بے عزتوں کے لئے عزت کے عہدے ہوا کرتے تھے - اور ایسے ہی صوبہ جز منصبوں کے منصوبے کرتا تھا - ہوتا تھا - ورنہ سب پیٹ پیٹ پیٹ کے اپنی عمر بسر کیا کرتے تھے - گرہستی میں برخورداری دنیاداری کے لئے ہوتی تھی - کہ دو سے ہزار ہوں تاکہ دنیا معمور ہو اور چہل پہل بھرپور اور دنیادار لوگ دودوں نہا کے پوتوں پھلیں - بڑے بوڑھے اسی بات کو دیکھ سن کے کہا کرتے ہیں کہ اگلا زمانہ ترقیوں کا تھا - اور یہ پچھلا تنزل کا کہ عمریں کم قد و قامت کم پسلیاں کم - اُنگلیاں کم - داڑھ دانت کم - لیکن دولت زیادہ ایسی کہ دونوں ہاتھوں سے بھی نہیں اُٹھ سکتی - اسی ہندوستان میں اور حضور ایڈورڈ کی سلامتی میں صرف دیوالی کے ہفتہ میں آدمی گنجے قارونی ہوجاتے ہیں - اور صوبے تو علاقہ کیا لیا رہیں - گاؤں گاؤں موجود ہیں - گو میونسپلٹیوں نے ہزار طرح کے اور کئی ٹیکس لگا کے جونکیوں کی طرح دولت گھسیٹنی شروع کر رکھی ہے - مگر یہ خداداد دولت کہیں تمام ہو سکتی ہے - ابھی کوکین خوروں کی گرہ ہیں سے ہر ہفتہ ڈیڑھ ڈیڑھ کروڑ روپیہ ولایت کو جاتا رہا - کیوں ہے نا سچ - پھر بھی رمضان شریف میں مسلمان اور پر دعا کے نہان میں ہندو بھائی کی طرح روپیہ ٹھیکری بنا رہے ہیں - ہاں بقدرتی خداداد دولت میونسپلٹی و رعایا کی مشترکہ کوشش سے ملیا میٹ ہو سکتی ہے - کہ یہ کھائے اور وہ اڑائے تو شاید کم ہوجائے - بقول شخصے سه

دو دل یک شود بشکند کوہ را
پراگندگی آرد انبوہ را

کیا دیوالی میں دیکھا نہیں کہ پیچھے زمانے دو دو اُنگلیوں سے چٹکیاں بجاتے تھے - اور دونوں ہاتھوں سے تالی پیٹ رہے تھے - یہ میونسپلٹیوں نے اس مقصد برآری میں بہت کچھ کام کیا - اور ابھی اسکی دھن گھسیٹ دھمن بندھی ہوئی ہے - لیکن ہم تو یہی کہینگے سه

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

اب دولت ہوتی (کہ سب کماتے ہیں اور سب ہی کھاتے ہیں مگر پیٹ بھرکے نہیں) تو کیا اگلے زمانہ میں ہوتی - کہ جب ایک جھاڑو ٹوکرا لیکر کماتا تھا اور سب پیٹ بھر کر کھاتے تھے - یہ روپیہ ہی کی خوبیاں ہیں کہ کالی آئی کے اس پاس ننگے سر بے تاج کے بادشاہ بنے بیٹھے ہیں - گویا دولت نے گے ہاتھ انکے چاروں رستے کشادہ کر دیئے - جھمی جی بھی ہار گئیں - اب اس زمانہ والوں کی عمر تھی تھوڑی اور کام کرنے میں بہت - سو قدرت نے جلد کاری کے اسباب بھی ہمارے ہی ہاتھوں مہیا کر دیئے جیسے تار - ریل - جہاز - تار - غبارہ - مشینیں وغیرہ وغیرہ کہ اس تھوڑی سی عمر میں انسان سب کچھ کر کرا کے چلتا ہو جائے جو کام پہلے برسوں اور قرنوں میں ہوا کرتے تھے - اب منٹوں اور گھنٹوں میں ہو جاتے ہیں - کیا سنا نہیں کہ اکاڈ کا جان بار ساری دنیا کا چکر لگا کے گھر آ بیٹھتا ہے - اور سکندر کو آئینہ پا دکھا دیتا ہے - مگر بہت سے بدنصیب اب بھی تشنہ دہنی اور گرسنہ شکمی سے چھری تلے دم نہیں لیتے - وہ کہتے ہیں کہ ریل تار وغیرہ ہی سے سدا کال ہو گیا - اور مشینوں سے سه

نوکری عنقا ہے مزدوری ہما

یہی وجہ ہے کہ سب جگہ کا کال ٹوٹ کے ہندوستان ہی میں ہندوستانیوں کا کال کرنے کو آ گیا - جہاں جہاں بھر کی ترقیاں ہوئیں وہاں موت میں بھی ترقی ہو گئی - کھانے والوں کی کمی پر بھی گرانی اشیاء کی زیادتی رہی - کہ رمضان میں بھی ہر شخص نفسی نفسی پکار رہا ہے - اور شام کو اپنی داڑھ گرم کرنے پر بلا پڑتا

آں یکے خیر ست کا دم میخورد + واں یکے تیر ست کا دم میخورد

ناسمجھ تو ہندوستان بھر کو شیر سمجھے ہوئے ہیں لیکن کم سمجھا اسکی ریاستوں کو - جو آپ جو کوئی پوچھے تو وہ بات بتائیں کہ حق نہ پائے تبنے - وہ یہ کہ ہندوستان شکارگاہ ہے اور ریاستیں حسب مراتب چیتا - تیندوا - بھیلا - خیر ہیں - کیا سنا نہیں ۱۰ ۵ ہاتھ والو بطریق شوق شکار ہندوستان میں آتے ہیں - ریاستوں پر ہی ہاتھ صاف کرکے بال کی کھال نکال - شکار کی کھال لے چلتے ہو جاتے ہیں - ریاستوں میں ہر طرح کا آرام - شکاریوں سے پوچھنا چاہئے اور بیکار کام وزیران ریاست سے - کہ شکاری شکار کھیلیں اور وہ ساتھ پھریں + ذبیح دہلوی

یاران ہم قالب

لطایف

دہلی میں بخار کی چڑ بڑ سنکر بنجانب خوف کے مارے ایک ماہ سے کچھ ایسی شر شر میں ہیں - کہ مسٹر پنچ تک مہربانی سے دیکھ رہے تھے - مگر دماغ کی کچر پچر کو کب چین - پیٹر پیٹر دو لطیفے اُگل ہی تو دیئے - پھر اگر مگر کا ذکر کیا - فوراً حضرت پنچ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں - ہدیہ ناظرین کرنے میں اگر پھر بھی ہو تو بنجانب کا ذمہ نہیں -

لطیفہ

ایک صاحب کو چند جنٹلمین کی انگریزی گفتگو سنکر انگریزی بولنے کا شوق چرایا - بدقت تمام یہ تین فقرے ان لوگوں کے ذہن نشین کیے - نو سر - یس سر - ویری ویل سر - اور لگے موقع بے موقع ہر ہر بیہودگی کرنے - اتفاق سے کسی گواہی میں - حاکم نے دریافت کیا ڈو یو نو دی پریزنر آف دی کلپرٹ [?] جواب دیا - یس سر - حاکم نے پوچھا - ول یو ٹیل مین - بیلے - نو سر - تب حاکم بولا دین آئی شیل سینڈ یو ٹو دی جیل - آپ کس صفائی سے فرماتے ہیں - ویری ویل سر چلو چھٹی ہوئی مزے سے پکی پکائی کھاؤ - اور یس سر نو سر کی تکرار ہی چھڑ جاوے

لطیفہ

آقا - (ایک دوست سے) بھئی اگر ہمارا فلاں کام کردو گے تو ہم تمہیں کچھ دینگے

دوست - لیجئے وہ کام آپکا ابھی ہوا جاتا ہے - انعام دلوائیے -

آقا - اچھا لو یہ پانچ روپے نذر ہیں -

دوست - کیا خوب - روپیوں کا وعدہ تو نہ تھا - آپنے تو کچھ دینے کو کہا تھا

آقا - ہاں - ہاں تو یہ حاضر تو ہیں - پانچ نہیں لیتے پانچ اور سہی -

دوست - ہم تو کچھ ہی لینگے -

آقا کا دوست کی کچھ ہی لینگے کی ضد سے ناک میں دم آگیا - اندر جاکر آپ اپنے پینے کے دودھ میں ایک کوئلہ ڈال آئے - اور باہر آکر انکو پھر سمجھایا کہ بھائی جان یہ روپیہ لیلو - مگر وہ کیا مانتے تھے

آقا - (اپنے نوکر سے) اچھا ہمارا دودھ لاؤ - پی لیں نہیں تو ٹھنڈا ہو جائیگا

نوکر - (اندر سے دودھ لاکر) حضور اس میں تو کچھ پڑا ہے

آقا - (دوست کی طرف اشارہ کرکے) اچھا یہ کچھ اس دوست کو نکال کر دیدو اور دودھ ہمارے پاس لے آؤ ۔

راقم بیکل دہلوی

ظرایف

باپ کے پیٹ میں بچے

ایک روز بابو جی اور تر کی دال خوب اڑا گئے - توند خاصی مٹکے ہوئے [?] کی مانند ہو گئی - اودھر انتڑیوں نے غل مچایا - جیسے بیل بولتے [?] - آپکے چھوٹے صاحبزادے تشریف رکھتے تھے پاس - سادگی سے دریافت کرتے ہیں - چاچا جی چاچا جی - کیا آپکے پیٹ میں بچے بول رہے ہیں - خاصہ جی [?]

ایک بازی کی کسر

دوست واحباب جمع تھے - گپ شپ ہو رہی تھی - ایک لکھنوی حضرت نے فخریہ فرمایا کہ بھلا بھائی وہ کونسی بازی ہے جو لکھنؤ میں نہیں ہوتی ہمارے شہر والے سے

ہر بازی میں ہیں طاق انہیں کیا نہیں آتا

پاس ہی سے ایک حضرت افسوس کے ساتھ کہنے لگے - کہ یار ایک بازی رہ گئی ہے جسمیں انہیں کچھ مشق نہیں ہے - انہوں نے باشتیاق دریافت کیا - کہ آخر وہ بازی ہے کیا - آپنے فوراً فرمایا - کہ راست بازی ہے کیا خوب -

---

کتّے پر ٹیکس

لیجئے کچھ اور بھی سنا! لاہور کی میونسپلٹی کو کیا سوجھی - اب کتوں پر ٹیکس لگائے جانے کی تجویز ہے - خیر باشد - اجی ہوش کی لیجئے - کتا بیچارہ [?] کا چوکیدار ہے - کچھ ہاں - پھر مناسب تو یہ تھا کہ سب سے پہلے یہ حکم جاری ہوتا کہ شہر میں جتنے کتے ہیں سب کو کل ہاؤس سے تنخواہ [?] ملا کرے - یہ سب کو معلوم ہے کہ چوکیدار دل سنے جو چار بار جاگتے رہو کی [?] اور نیند سے ہم آغوشی کرلی - لیکن کتا اسقدر چوکنا ہوتا ہے کہ آہٹ پاتے ہی بھونکنا شروع کر دیتا ہے - رہے چوکیدار سو یہ اگر [?] نقب بھی لگ رہی ہے - تو چار قدم پرے جاکر [?] لیکن کتے چور کا پاؤں اسی وقت پکڑ لینگے - لہذا بجائے کتے پر [?]

تکلیس نہ کیا جائے - آج معلوم ہوا کہ سوسینٹ ڈسمس ہوگئی ۔

چوہے ماروں کو مژدہ

مرحبا وہ ٹیکہ - جنہاں توڑنا - کپڑے جھاڑنا - امیدواری کرنا ایک دم چھوڑ دو - الحمد للہ کہ بی سیدھا بانہ مفکر پیر تھنہ یا الکشف ہوا کہ نوڑھ گیا - کہ فی چوہا ایک پیسہ مل رہا ہے - کام کرنے سے تمہیں عار - میری جان سے البحوتی والیسوزلر - چلو چلو کیا اچھا ملا ہے روزگار - بس ایک چوہے مالان سے لو فوراً - اور برسانے لگو پیسے چھن چھن ۔

راقم اے - آر - میرٹھی

نوٹ - حضرت ایسے نامہ نگاروں کو بھی کوئی مژدہ یا نوید دیجئیگا - بہت سے کھٹی ساونڈے ہوئے ہیں ۔ ذبیح دہلوی

دنیا یہ عقرب کا کلم جنبش آرد نیش
شود حسود بسوراخ مار متواری

تہ - تہ - تہ - تہ - ارے میاں خیر تو ہے - آج کیوں اتنے ہنسی کے دورے پڑے جاتے ہو - حضرت کچھ نہ پوچھئے - تہ - تہ - تہ - تہ - کیا عرض کروں - ایک مخصوص شہیدوں کے چیلے نے اندرونی توبہ توبہ بیرونی خندق سے سر نکالتے ہی اپنے الزامات کا خلاصہ لکھ مارا ہے - اگر سچ پوچھئے تو لالہ جی کو اپنی کمالی دکھلانے کے لئے زبا عجیب ناپ دکھلادی ہے ورنہ سوائے ظاہری بھڑک کے سارے مضمون میں رکھا ہی کیا ہے - طرہ یہ کہ تین ماہ کے لئے پیشگی مزدوری حاصل کرکے حضرت سلامت انکا جگت بنتے ہیں اور دوسروں پر خواہ مخواہ ذاتی اغراض اور فوائد کا الزام لگاتے ہیں ۔

منکراں چوں دیدہ شرم و حیا بربستہ اند
تہمت آلودگی بر دامن پاکاں نہند

آخر یہ کیوں ؟ تاکہ ساری سفیدی ان ہی کے خزانہ میں داخل کر دی جائے پیٹ کے لئے اب چاہئے جتنا بھونکیں - مرچ مسالا کریں - مبالغہ و کذب بیانات کام لیں اور فرضی اور خیالی نقش انتظامی کا کیسا ہی بہتر فوٹو کھینچکر پیش کریں مگر انکی ساری لن ترانیاں بے بنیاد ہیں ۔

بلند نام باف و گزاف نتواں کرد
بہ بال کرگس نتواں بچرخ گرد صعود

جو ہونا تھا - ہوگیا - اب معاملہ پلٹنے والا نہیں - پبلک کے خیرخواہ لوگوں کی تحریکات کو صدائے مخالفت سے تعبیر کرنا تو آسان بات ہے - مگر ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی کرایہ کا ٹٹو ان الزامات کی تکذیب کی جرأت نہیں کرتا ۔

حیف ہے تو نے جو کنجشک بسوئے شہباز
دیکھے شب پرہ سوئے خورشید ہے جائے حیرت

جن لوگوں نے اصلاح کا بیڑا اٹھایا تھا - اصلاح کرا کر چھوڑی - انہیں کے طفیل کوچہ گرد ٹکڑ خوروں کی بھی داڑھ گرم ہوگئی - تین ماہ تک سالن روٹی میسر آجائیگی اور جاڑے کے کپڑے بھی بن جائینگے - ورنہ وہی خشک روٹی اور دال ہاتھ میں اتنے دن کاٹنے پڑتے - نیکی برباد گناہ لازم - شکریہ تو ادا کرنے سے رہے اور بلی کی طرح خواب میں چھیچھڑے دیکھتے ہوئے دوسروں کو بھی اپنی طرح لالچی اور خود غرض سمجھنے لگے - واہ واہ - اشاہ جو رکو تال کو ڈانڈے ۔

ہراداسے انکی مرشاد اور سرور ہیں
ایک بوسہ کے لئے سو گالیاں منظور ہیں

ایک حضرت تو چانٹا کھاکر بیہوش ہوگئے - مگر ہمارے پرزور قلم کی کارگزاری دیکھکر انکی جگہ ایک اور زمین کے گز بنے پھرنے والے صاحب بھی حال ہی میں پیدا ہوگئے - خدا نے چاہا تو یہ بھی اسی حلقہ میں پیوند زمین ہو جائینگے ۔

کیا ترا منہ ہے جو تو میری طرف دیکھ سکے
تاب کیا چند کو جو مہر کی دیکھے صورت

اگر کسی کو ہمارے کا دعوےٰ ہو تو اور تمام الزامات کو تہ کرکے صرف ایک الزام کو باطل ثابت کر دے اور بتلا دے کہ انکے سنی دانگے مقامی دوکانداروں کو کیوں اپنی طرف سے ہاوادائے زر ٹھیکہ دے رکھا ہے ۔

جواب صاف بہ چشم ازل حق نادان
ہزار لاف و بہانہ بجز قصہ نخواں

بلوں کی تعداد اور نام میں جو فرق بتلادے انکی صدق میں خود فرق ہے کو دن یا لنگڑے تعداد اور نام کورٹ نہیں سکتے - واقفکاروں سے کوئی حال پوشیدہ نہیں - زبانی جمع خرچ کیا ہوتا ہے - ہم آدمی کو آدمی کہتے ہیں جسکو غرہ ہو جانور ثابت کرکے دکھلادے ۔

باطلاں راچہ رہا بید باطلی + عاقلاں راچہ خوش آید عاقلی

راستبازوں پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ فرضی اور خیالی نام سے کارروائی ہوتی ہے مگر گریبان میں منہ ڈالکر نہیں دیکھا جاتا کہ اپنے لئے بھی تو کبھی دنیا بھر کے دھکے کھائے ہوئے ظاہر کیا جاتا ہے اور کبھی زمین کا گز بتلایا جاتا ہے ؎

ہر چہ بر خود نپسندی بر دیگراں ہم مپسند

کسی بیچارے کا معاملہ بنانے کے لئے ضروری بات تھی کہ حکام پر روغن قاز مکر انکے دلوں کی تسخیر کی کوشش کی جاتی نہ کہ انہیں پر پھبتیاں اڑانے کی ٹھیر دی ؎

ترسم نہ رسی بہ کعبہ اے اعرابی
کیں رہ کہ تو می روی بہ ترکستان ست

ہم تو آزاد اور نہ بخوف ہیں - راستبازی ہمارا اشعار ہے - اور ہم ہٹ دھرمیوں اور کافروں کی مرمت کے لئے ہر وقت و ہر لحظہ کمربستہ ہیں - جہاں کسی نے جھوٹی بات نکالی دن سے چپت رسید کی - جس کسی کا ارادہ مقابلہ کا ہو - یہی چوگان ہے یہی میدان ہے ؎ او میاں استاد جی آجائیے خم ٹھونک کر

ہم بھی دیکھیں اے خلیفہ پہلوانی آپکی

راقم - نور باید کہ نور را بیند
دیدۂ دیو حور کے بیند
بقلم شوخ - راست گفتار

اس مسند عزت پہ کہ تو جلوہ نما ہے
کیا تاب گذر ہو جو تعقل کے قدم کا

ابکے برساتی موسم میں پانی کی وہ ریل پیل ہوئی کہ بڈھے بھی قدم زمین پر جمانے سے مجبور ہوگئے - اس قدر پانی ہوا کہ کتنے مفت خوروں نے پانی ہی کی دیواریں اٹھانے کی دل میں ٹھان کر خیالی گھوڑے ساتویں فلک تک دوڑانے شروع کردئے غریب سفالیں پوش مکان والوں کی حالت کچھ ایسی ابتر ہوئی کہ اگر ملک الموت بھی سن پائے تو سن ہو جائے شیر شاہی عمارتوں کو بھی آنسو ٹپکانے کا موقع ملگیا ایسا آٹھ آٹھ آنسو روئے کہ دامن کو تو چھوڑئیے دل تک کو تر کردیا - رنگے رہنے پر کتنوں کا دل پانی سا ہوگیا کسان ایسے پھولے کہ جامہ سے باہر ہوگئے تنوری کلیجوں کو ٹھنڈا کر دیا - لیکن یک بیک زمانہ نے پلٹا کھایا - پانی ایسا غائب وعدہ حسینان جہاں کی طرح نا یاب ہوگیا - گرمی نے اپنا قبضہ جمایا - ایسی شدت ہونے لگی کہ اگر کوئی دوپہر کے وقت دھوپ میں چلے تو کھوپڑی کا تیل ہو جائے

بسنت کا دور دورہ شروع ہوا کہ ایک مرتبہ سرسبز ہو کر بسنتی کی صورتوں کی طرح زرد ہوکے اٹھے یہ دیکھکر کسانوں کا رنگ فق ہوگیا - دل بیچ غم سے قتل ہوگیا سب کی زبان پر یہ شعر جاری ہوا ؎

ہمہ ہو جنتو بیٹھے ہنستے تھے
ہنستے ہنستے رولادیا کس نے

سب کو یقین ہوگیا کہ اب تو پانی برسنے ہی کا نہیں - دھان کی کیاریوں کو سوکھا دیکھکر کسانوں کا منہ سوکھ گیا - پاؤں تلے کی زمین نکل گئی - لیکن اسکی کسی کو خبر نہ تھی ؎

میں نے تجھے پیدا کیا تھا ہوں تیرا رازق
سب بندوں کو آیا ہے یہ پیغام خدا کا

اللہ میاں کو بھی تو خبر تھی کہ زیادہ جگہوں میں قحط کے سامان موجود ہیں کوئی ایسا سامان کیا چاہئے کہ ہمارے غریب لوگوں کے پیٹ بھریں - دھان پان کا بیج خوشی سے مل گیا یعنی ۲۵ - ستمبر کے ۱۰ بجے رات کو ٹپر ٹپر بڑی بڑی بوندیں پڑنے لگے - اور تھوڑی ہی دیر کے بعد پانی پانی کر دیا - اس وقت کسان تو یہی کہتے ہونگے پانی نہیں برسا بلکہ سونا - پانی کو سونا خیال کرکے خوشی میں سوا بھی پھول گئے ہونگے اگر پارسیوں کے لئے تو دنیا ہی میں ایک حشر برپا ہوگیا ہوگا - سکیں کے لئے ہی کہتے ہونگے ؛ خط تقدیر کو ہم اپنے مٹائیں کیونکر ؛ بقلم بسمل

عمر بھر یارب رہی پہلو نشیں - ہے یہی دلکو ہوائے درد دل

راستہ - آج بندہ درگاہ سر پر تھمتا بہ جوش کرکے جنت کے پکا یکہ خیال آیا اور دل میں گدگداہٹ سی شروع ہوئی - بس پھر کیا تھا - فوراً دوات قلم لے کر بیٹھ گیا اور ایک چٹپٹی غزل لکھ ماری - لیجئے آپ بھی ملاحظہ فرمائیے اور داد دیجئے

غزل

راحت جاں ہو خدائے درد دل ؛ ہو کوئی گر آشنائے درد دل
وصل میں بھی ہو کسک دل کی نہ کم ؛ مرتے مرتے بھی نہ جائے درد دل
ہجر میں رخصت ہوئے ہوش و حواس ؛ اب نہیں کوئی سوائے درد دل
اس میں ہے سوزنگ کی لذت مسیح ؛ ورنہ تو ہو دوائے درد دل
ہے ابھی اک دو نفس شام فراق ؛ کس طرح بھولوں وفائے درد دل
دل رہے بس خوگر جور و ستم ؛ یہ پسند آئی جفائے درد دل
مونس جان حزیں ہے یہ ملا ؛ مدتیں مر جاؤں بلائے درد دل
یہ بلا دیتے دل افلاک کو ؛ ہیں غضب کے نالہ ہائے درد دل

راقم بیان متھرادی از کوسی کلاں